ادعیۃ القرآن

قرآنی دعائیں
اور
انکی تاثیرات

حافظ مظفر احمد

ربُّ العزّت کے نام

جس نے رحمتِ خاص سے اپنے بندوں کو بارگاہِ الٰہ
میں مقبول پاکیزہ کلمے خود سکھائے !!!

انڈکس

پیش لفظ

ماں باپ کتنے ارمانوں اور چاہ سے اپنے معصوم بچّوں کی تربیت کرتے اور انہیں زبان سکھاتے ہیں۔ انہیں ابّو، امّی کہنا اور پانی، دُودھ، روٹی مانگنا بتاتے ہیں، اور جب بچّہ مانگنے کا سلیقہ سیکھ کر توتلی زبان میں تقاضا کرنے لگتا ہے تو پھر کتنے خوش ہو کر اس کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کم سن معصوموں کی طلب کی کوئی ادا دیکھ کر دل کرتا ہے کہ سب کچھ ان پر نچھاور کر دیا جائے۔ بایں ہمہ نہ تو ان معصوموں کی طلب کی کوئی حیثیت ہوتی ہے نہ دینے والے کی استطاعت کا کوئی پیمانہ۔ اس کے مقابل پر ہمارے ربّ کریم نے جو ماں باپ سے کہیں زیادہ اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے ہمیں خود مانگنے کے گُر سکھائے ہیں یہ کہہ کر کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔ اور پھر خود دعاؤں کے وہ الفاظ بھی سکھائے کہ کس طرح کن محبّت بھرے عاجزانہ الفاظ میں اپنے ربّ کے سامنے دستِ سوال دراز کرو؟ کیا یہ سب کچھ اس لیئے نہیں کہ وہ اپنے بندوں کو نوازنا چاہتا ہے۔ یقیناً یہ تو عطا کرنے کے بہانے ہیں اور رحمتِ باری بہانہ می جوید کے مصداق۔

قرآنی دُعاؤں میں ہمارے ربّ کریم نے طلب کے پیمانے بھی ہمیں خود عطا کیئے اور عطا کرنے والے کی وسعتوں کے بحرِ بے کراں کا تو کوئی حساب شمار ہی نہیں۔ اس لیئے ان قرآنی دُعاؤں کی بہت عظیم تاثیرات ہیں اور ان دعائیہ تاثیرات کے سب سے بڑے راز دان یقیناً ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ حبیب کبریا جن کی زبان پر پہلی مرتبہ یہ الہامی دُعائیں جاری ہوئیں اور شرفِ قبول کو پہنچیں۔ اگر حضرت آدم اور یونس علیہما السلام کو دُعائیہ کلمات سکھا کر اور پھر قبول کر کے

اُن کی نجات کے سامان کیئے گئے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ نبیوں کے سردار، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی جانے والی دُعائیں عظیم الشان تاثیرات کی حامل نہ ہوں ـــ قرآنی دُعاؤں کی یہ تاثیرات جو ہمارے آقا و مولا نے خدا سے علم پاکر بیان کیں پہلی مرتبہ یکجائی طور پر ان دُعاؤں کے ساتھ زیرِ نظر کتاب میں پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ عام دعائیہ کتابوں میں جو دعائیں یا دعائیہ آیات درج ہونے سے رہ گئیں وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہو جائیں (ایسی دُعاؤں کی تعداد قریباً ۱۸ ہے) پہلے دُعائیہ مجموعوں میں موجودہ قرآنی ترتیب مدنظر رکھ کر دُعاؤں کے بعض اجزاء کی نسبت سے عام عنوان لگا کر دعائیں جمع ہوئیں جبکہ اس رسالہ میں ایک طبعی ترتیب کے ساتھ نسبتاً زیادہ جامع عناوین تجویز کرکے دُعائیں پیش کی جا رہی ہیں۔ نیز آخر میں حروفِ تہجی کے لحاظ سے دُعاؤں کا ایک انڈکس بھی پیش کر دیا گیا ہے تاکہ دُعا کا پہلا لفظ یاد ہونے کی صورت میں بھی فوری طور پر مطلوبہ دُعا عنوان کے تحت تلاش کی جا سکے۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس دعائیہ مجموعے کی تیاری کے محرک ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ہیں۔ اس عاجز نے ابتداءً رسول اللہؐ کی دعاؤں پر مشتمل ایک مجموعہ تیار کیا جو حضور انور نے طلب فرما کر بعد ملاحظہ پسند فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ قرآنی دعائیں بھی اس میں شامل کی جائیں۔ لہٰذا ایک الگ رسالہ میں ادعیۃ القرآن اور ادعیۃ الرسولؐ کو یکجائی طور پر بھی شائع کیا جا رہا ہے اور علیحدہ علیحدہ بھی ادعیۃ القرآن اور ادعیۃ الرسولؐ کے مجموعے افادۂ عام کے لیئے پیش کیئے جا رہے ہیں۔ ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف !

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ پاکیزہ کوشش قبول فرمائے اور ہماری یہ سب دُعائیں قبول فرمائے جو خود اُس نے ہمیں اسی مقصد کے لیئے سکھائی ہیں۔ آمین۔

۱۔ نہایت کامل اور جامع دُعا۔ الفاتحہ

سُورۃ فاتحہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل القرآن قرار دیا۔ (مستدرک حاکم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی یہ اطلاع دی گئی کہ ایک کامل دُعا جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی وہ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات ہیں جو بھی ان دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مانگتا ہے اُس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کو وہ کچھ ضرور ملے گا جو اس دُعا میں اُس کے لئے مانگا گیا ہے۔ (صحیح مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ آمین

مَیں اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پڑھتا ہوں۔ ہر قسم کی تعریف کا اللہ (ہی) مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا ربّ (ہے)۔ اور جزاء سزا کے دن کا مالک ہے۔ (اے خدا!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے

راستے پر چلا۔ اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تُو نے انعام کیا ہے۔ جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہوُا (ہے) اور نہ وہ (بعد میں) گمراہ (ہو گئے) ہیں۔ اے خدا ہماری دعا قبول کر۔

۲۔ اقرارِ ایمان اور حصولِ صالحات کی دُعا

قرآن شریف میں یہ دُعا اس مخلص اور نیک گروہ سے منسوب ہے جو غیر مذاہب بالخصوص عیسائیت میں سے حق کو شناخت کرنے کے بعد ایمان لائے اور یہ دُعا کی :۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ لا وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○

(المائدہ : ۸۴-۸۵)

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمارا نام بھی گواہوں کے ساتھ لکھ لے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے ہم اللہ پر، اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں حالانکہ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں داخل کرے۔

۳۔ اقرارِ ایمان و عمل اور اُسکی قبولیت کی دُعا

حواریانِ مسیح ناصری علیہ السلام نے چاروں طرف مسیح کا انکار دیکھ کر مدد کا نعرہ بلند کیا۔ مسیح پر ایمان لائے اور یہ دُعا کی :۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (آلِ عمران : ۵۴)

اے ہمارے ربّ! جو کچھ تُو نے اُتارا ہے اُس پر ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اور ہم اس رسول کے متبع ہو گئے ہیں۔ اس لئے تُو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

۴۔ سب کچھ اپنے مولیٰ کے حضور پیش کرنیکی ابراہیمی دُعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اِس دُعا سے قبل قرآن شریف میں مومنوں کو اُسوۂ ابراہیمی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○

(الممتحنہ : ۵)

اے ہمارے ربّ! ہم تجھ پر توکّل کرتے ہیں اور تیری طرف جُھکتے ہیں، اور تیری طرف ہم کو لَوٹ کر جانا ہے۔

۵۔ حسناتِ دین و دُنیا کے حصول کی دُعا

حضرت انسؓ بن مالک سے کسی نے کہا کہ ہمارے لئے دُعا کریں، حضرت انسؓ نے یہ دُعا پڑھی۔ اُس نے مزید دُعا کا تقاضا کیا تو حضرت انسؓ نے فرمایا تم اَور کیا چاہتے ہو، تمہارے لئے دُنیا و آخرت کی بھلائی تو مانگ چکا ہوں۔

(تفسیر قرطبی جزء ۲ صفحہ ۴۳۳)

حضرت انسؓ کی ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب التفسیر)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرہ : ۲۰۲)

ترجمہ :۔ اے ہمارے رب! ہمیں (اس) دُنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی (دے) اور آخرت میں (بھی) کامیابی (دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

۶۔ دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے یہ دُعا کی :۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ط (الاعراف: ۱۵۷)

اور تُو ہمارے لئے اس دُنیا میں بھی نیکی لکھ اور آخری زندگی میں بھی (نیکی لکھ) ہم تو تیری طرف آگئے ہیں۔

۷۔ وساوسِ شیطانی سے بچنے کی دُعا

عمروؓ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سوتے وقت پڑھنے کے لئے کچھ دُعائیں سکھاتے تھے اُن میں شیطانی وساوس سے بچنے کی یہ دُعا بھی شامل تھی :۔ (الدر المنثور للسیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۴)

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ٥ (المومنون: ۹۸، ۹۹)

اے میرے رب میں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے ربّ! میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے سامنے آئیں۔

۸۔ ہمیشہ ہدایت پر قائم رہنے کی دُعا

حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دُعا

کرتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم کر دے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا دل بدل بھی جاتے ہیں؟ حضورؐ نے یہ قرآنی دُعا پڑھ کر سُنائی اور فرمایا کہ امکانی طور پر ہر انسان کے پھسلنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے یہ دُعا کثرت سے پڑھنی چاہیئے۔ (الدر المنثور للسیوطی جلد ۲ ص۸)

روایت ہے کہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ہماری جماعت کو یہ دُعا کثرت سے پڑھنی چاہیئے :۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥

(آل عمران: ۹)

اے ہمارے ربّ! تُو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تُو بہت ہی عطا کرنیوالا ہے۔

۹۔ ثباتِ قدم اور کفّار کے مقابلہ پر نصرت کی دُعا

قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت طالوت (جدعون) جب اپنے دشمن جالُوت کے مقابل پر نکلے تو انہوں نے یہ دُعا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے اُن کو فتح عطا کی اور اُن کے دشمن کو سخت ہزیمت اُٹھانا پڑی۔ (البقرہ)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٥ (البقرہ: ۲۵۱)

اے ہمارے رب! ہم پر قوتِ برداشت نازل کر اور (میدانِ جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور (ان) کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

عذابِ الٰہی سے بچنے، مغفرت، نیک انجام اور وعدۂ الٰہی پورا ہونے اور روزِ قیامت رسوائی سے بچنے کی دُعائیں!

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب یہ دُعائیہ آیات اُتریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے روتے نماز شروع کر دی۔ حضرت بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے تو رونے کا سبب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات مجھ پر یہ آیات اُتری ہیں اور فرمایا بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو یہ آیات پڑھے اور ان پر تدبّر نہ کرے۔ روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کے وقت اِن آیات کی تلاوت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آلِ عمران کی آخری آیات رات کو پڑھنے والے کے لئے رات بھر کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد ۴ صـ ۳۱)

۱۰۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آلِ عمران: ۱۹۲)

اے ہمارے ربّ! تُو نے اس (عالَم) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ تُو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے۔ پس تُو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے)۔

۱۱۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا

مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ (آلِ عمران: ۱۹۴)

اے ہمارے ربّ! ہم نے یقیناً ایک ایسے پکارنے والے کی آواز جو ایمان (دینے) کے لئے بُلاتا ہے (اور کہتا ہے) کہ اپنے ربّ پر ایمان لاؤ سُنی ہے پس ہم ایمان لے آئے اس لئے اے ہمارے ربّ! تُو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ (ملاکر) وفات دے۔

۱۲۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (آلِ عمران: ۱۹۵)

اے ہمارے ربّ! ہمیں وہ (کچھ) دے جس کا تُو نے اپنے رسولوں (کی زبان پر) ہم سے وعدہ کیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا۔ تُو اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

عفو و مغفرت، رحم اور دشمن کے مقابل نُصرت طلبی کی جامع دُعا

یہ دُعائیں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پر مشتمل ہیں۔ حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ کر سونے والے کیلئے بہت کافی ہیں۔ نیز عرش کے اُس خزانہ میں سے ہیں جو آج تک آنحضرتؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ (تفسیر طبری جزء ۳ صـ ۴۳۴)

سورۂ بقرہ کی آخری دونوں دعائیہ آیات کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تاکید فرمایا کرتے تھے کہ اِن آیات کو یاد کرو اور اپنے اہل و عیال کو یاد کراؤ۔ کیونکہ یہ صلوٰۃ، قرآن اور دُعا پر مشتمل ہیں۔ (الدر المنثور للسیوطی جلد ۱ صـ ۳۷۸)

اِس جگہ ان دونوں آیات کا صرف دُعائیہ حصّہ دیا جا رہا ہے:۔

۱۳۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

ہم نے سُنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

۱۴۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(البقرہ: ۲۸۷)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب! اور تُو ہم پر (اُس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تُو نے اُن لوگوں پر جو ہم سے پہلے (گزر چکے) ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اور اسی طرح ہم سے (وہ بوجھ) نہ اُٹھوا جس (کے اُٹھانے) کی ہمیں طاقت نہیں۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تُو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

۱۵۔ ثابت قدمی اور انجام بخیر کی دُعا

دربارِ فرعون میں جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں عاجز آ کر ایمان لے آئے تو فرعون نے اُنہیں سخت انتقام کی دھمکی دی اس کے جواب میں اُنہوں نے ایمان پر اپنی پختگی کا اظہار کیا اور یہ دُعا کی:۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ (الاعراف: ۱۲۷)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

۱۶۔ گناہوں کی بخشش اور عذابِ الٰہی سے بچنے کی دُعا

یہ دُعا خدا تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کے مضمون پر مشتمل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے تہجد گزاروں اور استغفار کرنے والوں پر نظر کرتا ہے اور پھر اُن کی وجہ سے اُس عذاب کو ٹلا دیتا ہے۔ (تفسیر قرطبی جزء ۴ ص ۳۹)

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آل عمران: ۱۷)

اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تُو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

۱۷۔ اپنی زیادتیوں، گناہوں کی مغفرت نیز ثباتِ قدم کی دُعا

انبیاء پر ایمان لانے والے اُن ربّانی لوگوں کی اللہ تعالیٰ تعریف کرتا ہے جنہوں نے اپنے نبیوں کے ساتھ ہو کر دشمن سے جنگ کی اور سُستی نہیں دکھائی۔ قرآن شریف میں ان کی اس دُعا کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو دُنیا و آخرت کے اجر عطا فرمائے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آل عمران: ۱۴۸)

اے ہمارے رب! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں

ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

۱۸۔ دُعائے رحمت و مغفرت

حضرت آدم علیہ السلام نے الٰہی حکم کے خلاف بھول کر وہ شجرہ چکھ لیا جس سے آپ کو روکا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ دُعائیہ کلمات سکھائے جن کے نتیجہ میں وہ آپ پر رجوع برحمت ہوا۔ (البقرہ: ۳۸۔ نیز الدر المنثور جلد ۳ ص۵۸)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (الاعراف: ۲۴)

اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۹۔ حالتِ لاعلمی میں سوال سے بچنے کی دُعائے بخشش و رحمت

طوفانِ نوحؑ میں جب حضرت نوحؑ کا نافرمان بیٹا بھی ہلاک ہونے لگا تو حضرت نوحؑ نے اپنے کافر بیٹے کے حق میں دُعا کی جس پر عتاب ہوا کہ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے وہ آلِ نوح میں شامل نہیں رہا۔ تب حضرت نوحؑ نے یہ عاجزانہ دُعا کی جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور برکات کا مژدہ سُنایا گیا۔ (ھود: ۴۵ تا ۴۹)

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ط وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (ھود: ۴۸)

اے میرے ربّ! مَیں اس بارہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے کوئی ایسا سوال کروں جس کے متعلق مجھے حقیقی علم حاصل نہ ہو۔ اور اگر تُو میری گزشتہ غفلت

کو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو مَیں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

۲۰۔ مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی دُعا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دُعا کی تھی کوئی بھی مسلمان وہ دُعا کرے تو قبولیت کا موجب ہوتی ہے۔ روایات میں ہے کہ اس دُعا کے بعد كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ کا وعدہ ہے کہ جو مومن بھی اعترافِ ظلم کر کے دُعا مانگے گا اُس کی دُعا قبول ہوگی۔ (تفسیر قرطبی جزء ۱۱ ص۳۳۴)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ صلے اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(الانبیاء: ۸۸)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے۔ مَیں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

۲۱۔ بدی کے مقابلہ میں طاقت حاصل کرنے کی دُعا

جب عزیزِ مصر کی بیوی اور دیگر عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بدی کی طرف مائل کرنے کی تدبیر کی تو حضرت یوسفؑ نے یہ عاجزانہ دُعا کی جس کے متعلق قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کو قبول کیا اور اُن عورتوں کی تدبیر سے حضرت یوسف علیہ السلام کو محفوظ رکھا۔

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ج وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ (یوسف: ۳۴)

اے میرے ربّ! جس بات کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت قید خانہ

میں جانا مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر ان کی تدبیر (کے نتیجہ) کو تُو مجھ سے نہیں ہٹائیگا تو میں اُن کی طرف جھک جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

۲۲۔ بیماری سے شفایابی کی دُعا

حضرت ایوبؑ نے بیماری سے نجات کی اس دُعا میں اپنی حالتِ زار کو پیش کرکے اس طرح رحم طلب کیا۔ یہ دُعا قبول ہوئی اور معجزانہ طور پر انکی بیماری دُور ہوئی۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ٥ (الانبیاء ۸۴)

(اے میرے رب!) میری یہ حالت ہے کہ مجھے تکلیف نے آپکڑا ہے اور اے خدا تُو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۲۳۔ خدا تعالیٰ کو اپنا کفیل بنا کر حصولِ مغفرت و رحمت کی دُعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام ستّر ایمان لانے والوں کو لے کر دامن طُور میں الٰہی اشارہ کے ماتحت گئے تو وہاں زلزلہ آگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ شاید قوم کے شرک کی سزا ہے، جس پر آپ نے یہ دُعا کی :-

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ٥

(الاعراف : ۱۵۶)

تُو ہمارا کفیل اور دوست ہے۔ پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو بخشنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

۲۴۔ نادانستہ زیادتی کا اعتراف اور دُعائے بخشش

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دو جھگڑنے والوں کو چھڑاتے ہوئے

ایک شخص مُکّے سے اچانک ہلاک ہو گیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دُعا کی جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو معاف کر دیا۔ (القصص : ۱۷)

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (القصص : ۱۷)

اے میرے رب! میں نے اپنی جان کو تکلیف میں ڈال دیا ہے پس تُو میرے اس فعل پر پردہ ڈال اور بخش دے۔

حصولِ مغفرت اور رحمت کی دُعائیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے غیر حاضری کے دَوران جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تو حضرت موسیٰؑ واپس تشریف لاکر اپنے نائب اور جانشین بھائی ہارون سے سخت خفا ہوئے اور قوم کو بھی سرزنش کی جس پر آپ کی قوم نے نادم ہو کر یہ دُعا کی جسے "قوم موسیٰؑ کی دعائے توبہ" بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۵۔ لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ٥

(الاعراف : ۱۵۰)

(اُنہوں نے کہا) اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمیں معاف نہ کرے گا تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۲۶۔ اسی موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارونؑ اور اپنے لئے مغفرت کی یہ دُعا کی :-

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ٥ (الاعراف : ۱۵۲)

اے میرے رب! مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے۔ اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل کر دے اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا ہے۔

۲۷۔ گمراہ قوم کے لئے بخشش کی دُعا

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ساری رات نماز میں یہ دُعا پڑھتے رہے۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو سارا قرآن حفظ ہے آپ کیوں ایک آیت ہی دُہراتے رہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں اپنی اُمت کے لئے دُعا کرتا رہا۔ مَیں نے پوچھا جواب کیا ملا؟ فرمایا اگر وہ جواب بتا دوں تو اکثر لوگ نماز ترک کر دیں۔ (الدر المنثور للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۷۵)
یہ دُعا قرآنی بیان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے کی تھی۔

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ
فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (المائدہ: ۱۱۹)

(خدایا) اگر تُو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تُو انہیں بخشنا چاہے تو تُو بہت غالب اور حکمتوں والا ہے۔

۲۸۔ قہرِ خداوندی سے بچنے کی دُعا

عباد الرحمٰن کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ رحمان خدا کے وہ بندے ہیں جو راتیں اپنے مولیٰ کے حضور سجود و قیام اور عبادات میں گزار دیتے ہیں اور غضبِ الٰہی سے بچنے کے لئے یہ دعائیں کرتے ہیں (الفرقان: ۶۴-۶۵)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا
كَانَ غَرَامًا ○ (الفرقان: ۶۶)

اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنّم کا عذاب ٹلا دے۔ اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے۔

۲۹۔ حصولِ مغفرت اور کینہ کے دُور ہونے کی مومنانہ دُعا

ایک صحابی رسولؐ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ شخص جنتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تجسس ہُوا کہ کس عمل پر خدا تعالیٰ کا یہ فضل واحسان اس پر ہُوا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس جا کر مہمان رہے اس نے خوب خاطر تواضع کی۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں مَیں نے رات تہجد پڑھی وہ سوئے رہے۔ صبح مَیں نے نفلی روزہ رکھا انہوں نے نہ رکھا۔ تب مَیں نے پُوچھ ہی لیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے تم جنتی ہو اپنا وہ عمل تو بتاؤ جو جنت کا موجب ہُوا۔ انہوں نے کہا۔ آپ رسول اللہؐ سے ہی پوچھیں جنہوں نے آپ کو میرے جنتی ہونے کی خبر دی ہے۔ ابنِ عمرؓ آنحضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اُسے جا کر میری طرف سے کہو کہ اپنا عمل بتا دے۔ تب اُس شخص نے بتایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میری نظر میں دُنیا کی کوئی حقیقت نہیں، جتنی مل جائے یا واپس چلی جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ دوسرے میرے دل میں کسی کے خلاف حسد یا کینہ نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا بلا شبہ اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے ـــ یہی دُعا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سکھائی ہے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۹۹)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا
إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ○ (الحشر: ۱۱)

اے ہمارے ربّ! ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے ربّ! تُو بہت مہربان (اور) بے انتہاء کرم کرنے والا ہے۔

۳۰۔ رحم و بخشش کی دُعا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز میں پڑھنے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دُعا سکھانے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے جو دُعا سکھائی اس میں خاص طور پر خدا کی رحمت اور مغفرت طلب کی گئی ہے۔ جیسا کہ اِس دُعا میں ہے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۵ ص۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے یہ دعائیہ آیت اور اس سے پہلے کی تین آیات پڑھ کر ایک بیمار پر دم کیا وہ اچھا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یقین و ایمان رکھنے والا انسان یہ آیات پہاڑ پر بھی پڑھے تو وہ جگہ چھوڑ دے۔

(تفسیر قرطبی جزء ۲ ص ۱۵۷)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (المومنون: ۱۱۹)

اے میرے رب! معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔

۳۱۔ فرشتگانِ عرش کی مومنوں کے حق میں عاجزانہ دعائیں

صحابہؓ رسولؐ بیان کرتے ہیں کہ ہم اکٹھے ہو کر خدا کی عظمت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ مَیں بھی تمہیں خدا کی عظمت کی ایک بات بتاتا ہوں اور پھر آپ نے عرش بردار فرشتوں کا ذکر فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مخلوق ہیں۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۵ ص ۳۴۷)

یحییٰ بن معاذ رازی کہا کرتے تھے کہ ایک فرشتہ عرش بھی مومنوں کے لئے استغفار کرے تو بخشش کی توقع ہے کجا یہ کہ تمام عرش بردار فرشتے ان کے لئے بخشش طلب کر رہے ہیں۔ (تفسیر قرطبی جزء ۱۵ ص ۲۹۵)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (المؤمن: ۸ تا ۱۰)

اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تُو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس توبہ کرنے والوں کو اور اپنے راستہ کے اُوپر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے ربّ! اور ان کو اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں انہیں ان جنّتوں میں داخل کر جن کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔ اور ان کو بُرائیوں سے بچالے۔ اور جسے تُو اس دن بُرائیوں (کے نتیجہ) سے بچائے بے شک تُو نے اُس پر رحم کیا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

۳۲۔ خدا کی راہ میں ظلم برداشت کرنیوالی بیوی کی ظالم شوہر سے نجات کی دُعا

فرعون جو اپنی مومنہ بیوی پر بھی تبدیلیٔ مذہب کے باعث جبر و تشدد روا رکھتا تھا، اس کے مظالم سے بچنے کی یہ دُعا اُس کی بیوی نے کی۔ روایات میں مذکور ہے کہ دُعا قبول ہوئی اور فرعون کی بیوی کو اِسی دُنیا میں جنّت کا گھر دکھایا گیا۔

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

(التحریم : ۱۲)

اے خدا! تُو اپنے پاس ایک گھر جنّت میں میرے لئے بھی بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اس کی بد اعمالیوں سے بچا۔ اور اسی طرح (اُسکی) ظالم قوم سے نجات دے۔

۲۳۔ ظالموں کا انجام دیکھ کر ظلم سے بچنے کی دُعائے عبرت

اصحابِ اعراف (یعنی کامل مومن) جب جنّت کے بعد جہنّم کا نظارہ کریں گے تو معاً یہ دُعا پڑھیں گے۔ (الاعراف : ۴۷، ۴۸)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (الاعراف : ۴۸)

اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم قوم میں سے مت بنائیو۔

۲۴۔ ظالم قوم کے فتنہ سے بچنے کی دُعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں ایمان لانے والی نوجوانوں کی قلیل تعداد کو یہ نصیحت کی کہ اب ایمان لائے ہو تو خدا پر توکّل کرنا جس کے جواب میں انہوں نے یہ دُعا کی:۔

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ج رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

ہم اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں (ان) ظالم لوگوں کے لئے فتنہ (کا موجب) نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں کے ظلم سے نجات دے۔

۲۵۔ ظالم بستی کے اہل کے ظلم سے بچنے اور ہجرت کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (جن کی والدہ اُمّ فضل ابتدائی زمانے میں ایمان لے آئی تھیں) بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکّہ سے ہجرت کر جانے کے بعد میں اور میری والدہ بھی مکّہ کے اُن کمزور بچّوں اور عورتوں میں شامل تھے جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ وہ ہجرت کے لئے نصرت الٰہی کی دُعائیں کرتے ہیں۔ (بخاری کتاب التفسیر) فتح مکّہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان مظلوموں کو اہل مکّہ کے ظلم سے نجات دی۔

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ (النساء : ۷۶)

اے ہمارے ربّ! ہمیں اس بستی سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی دوست بنا (کر بھیج) اور اپنے حضور سے (کسی کو) ہمارا مددگار بنا (کر کھڑا کر)۔

۲۶۔ قوّت و طاقت پا کر ظلم سے بچنے کی دُعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتوحات کے وعدوں کے ساتھ یہ دُعا سکھا کر گویا اپنی قوم سے عفو کے سلوک کی تعلیم دی گئی:۔

رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ○ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (المؤمنون : ۹۴، ۹۵)

اے میرے ربّ! اگر تُو میری زندگی میں وہ کچھ دکھا دے جس کا اُن سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ تو اے میرے ربّ! تُو مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنائیو۔

٣٧۔ علمی ترقی کی دُعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فیصلوں میں الٰہی نور عطا کرنے کیلئے یہ دُعا سکھائی گئی :۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ: ۱۱۵)

اے میرے ربّ! میرے علم کو بڑھا۔

٣٨۔ شرحِ صدر، سہولتِ امر اور زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی دُعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب دربارِ فرعون میں جاکر فرمانِ الٰہی پہنچانے کا حکم ہُوا تو اُنہوں نے یہ دُعا کی۔ حضرت اسماءؓ بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو ثبیر پہاڑ کے دامن میں یہی دُعا کرتے دیکھا۔ آپؐ بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے تھے کہ مولیٰ میں تجھ سے وہی دُعا مانگتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے مانگی۔

(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۴ صفحہ ۲۹۵)

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ (طٰہٰ: ۲۶ تا ۲۹)

اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے۔ اور جو مجھ پر فرض ڈالا گیا ہے اُس کو پورا کرنا میرے لئے آسان کر دے۔ اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے۔ (حتّٰی کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔

٣٩۔ ترقیاتِ رُوحانی اور مغفرتِ الٰہی کی دُعا

اللہ تعالیٰ مومنوں کو توبۃ النصوح کی تعلیم دیتا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ

ان کے گناہوں کا ازالہ فرما کر اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے گا۔ ان مومنوں کے آگے اور پیچھے نُور ہوگا اور وہ یہ دُعا کریں گے :۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (التحریم: ۹)

اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدے کے لئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما، تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۰۔ حالتِ اسلام پر موت اور انجام بخیر کی دُعا

حضرت یوسف علیہ السلام کو قید کے ابتلاء کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا کی اور آپ کے بھائی والدین کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے شکرانہ کے طور پر یہ دُعا کی :۔

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ (یوسف: ۱۰۲)

اے میرے رب! تُو نے مجھے حکومت کا ایک حصّہ بھی عطا کیا ہے اور تعبیر الرؤیا کا بھی کچھ علم تُو نے مجھے بخشا ہے۔ (اے) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے تُو ہی دُنیا اور آخرت (دونوں) میں میرا مددگار ہے۔ (جب بھی میری موت کا وقت آئے) مجھے اپنی کامل فرماں برداری کی حالت میں وفات دے اور صالحین (کی جماعت) کے ساتھ ملا دے۔

۴۱۔ حصولِ خیر کی عاجزانہ دُعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت اس دُعا کے وقت فاقہ سے ایسی ہو چکی تھی کہ کھجور کے ٹکڑے کے بھی محتاج تھے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۲۵) پھر خدا نے نہ صرف اُن کے قیام و طعام کا بندوبست کیا بلکہ غریب الوطنی میں گھر بار اور شادی کا انتظام بھی کر دیا۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ (القصص: ۲۵)

اے میرے ربّ! اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تُو مجھ پر نازل کرے مَیں اُس کا محتاج ہوں۔

حصولِ رزق اور امن کی دُعائیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت شہر مکّہ کے پُرامن شہر ہونے، اس کے باشندوں کے رزق ملنے اور اولاد کے شرک و بُت پرستی سے بچنے کی جو دعائیں کیں وہ سب مقبول ہوئیں۔ (تفسیر الدر المنثور جلد ۴ صفحہ ۸۶)

۴۲۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

(البقرہ: ۱۲۷)

اے میرے ربّ! اس جگہ کو ایک پُرامن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں اُنہیں ہر قسم کے پھل عطا فرما۔

اولاد کیلئے دینی و دُنیوی ترقیات کی دُعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے یہ دُعا بھی کی:-

۴۳۔ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ (ابراہیم: ۳۸)

اے ہمارے ربّ! مَیں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ اے ہمارے ربّ! مَیں نے ایسا اس لئے کیا ہے تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں پس تُو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور انہیں مختلف پھلوں سے رزق دیتا رہ تا کہ وہ ہمیشہ تیرا شکر کرتے رہیں۔

۴۴۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (ابراہیم: ۳۶)

اے میرے ربّ! اس شہر یعنی مکّہ کو امن والی جگہ بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دُور رکھ کہ ہم معبودانِ باطلہ کی پرستش کریں۔

۴۵۔ حواریانِ مسیحؑ کی ایک دُعا

حواریانِ مسیحؑ کے اصرار پر کہ ہم پر مائدہ آسمانی نازل ہو اور رزق میں فراخی عطا ہو حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ دُعا کی جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ

مائدہ تو عطا کروں گا لیکن اس کی ناشکری کرنے والوں کو سخت عبرتناک سزا دوں گا۔

(المائدہ: ۱۱۳ تا ۱۱۶)

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ (المائدہ: ۱۱۵)

اے اللہ! اے ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) طشت اُتار جو ہم (مسیحیوں) میں سے پہلے حصّہ کیلئے بھی عید (کا موجب) ہو اور آخری حصّہ کیلئے بھی عید (کا موجب) ہو اور تیری طرف سے ایک نشان (ہو) اور تُو (اپنے پاس سے) ہم کو رزق دے اور تُو رزق دینے والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

۴۶۔ حصولِ غلبہ، قوّت، قرض سے نجات اور فراخئ رزق کی دُعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو قرض سے نجات کے لیے یہ دو آیات پڑھنے کی نصیحت کی اور فرمایا جو مصیبت زدہ مسلمان اِن آیات کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کا قرض اور مصیبت دُور کر دے گا، مقاتل کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے جب فارس و روم پر غلبہ چاہا تو آپؐ کو یہ دُعا سکھائی گئی۔ (تفسیر قرطبی جزو ۴ صفحہ ۵۴)

اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ۭ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران: ۲۷، ۲۸)

(تُو کہہ) اے اللہ! جو سلطنت کا مالک ہے تُو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے، جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تُو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بے جان سے جاندار نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

۴۷۔ سچّے فیصلہ اور فتح مندی کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیبؑ نے قوم کی ہدایت سے مایوس ہو کر بالآخر اس دُعا سے فیصلہ چاہا جس کے نتیجہ میں اُن کی قوم زلزلہ سے تباہ و برباد ہو کر رہ گئی۔ (تفسیر قرطبی جزو ۷، صفحہ ۲۵۱)

وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ (الاعراف: ۹۰)

ہمارا رب ہر چیز کا کامل علم رکھتا ہے۔ ہم اللہ پر ہی توکّل کرتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچ کے مطابق فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

۴۸۔ حالتِ مغلوبیّت میں دُعائے "المدد"

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جب اُن کی تکذیب میں حد کر دی اور جھوٹا

مجنون اور بُرا کہا تو سخت دِق ہو کر حضرت نوحؑ نے اپنے ربّ سے یہ دُعا کی :-

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (القمر: ۱۱)

کہ (اے میرے رب!) مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے پس تُو میرا بدلہ لے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ دُعا الہاماً ان الفاظ میں سکھائی گئی :-

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

۴۹- فیصلہ طلبی کی دُعا

حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی تکذیب سے تنگ آکر فیصلہ کُن نشان طلب کیا جس میں اپنی اور اپنی جماعت کی نجات کی دُعا کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اِس دُعا کو قبول کیا اور ان کی قوم کو طوفان میں غرق کر کے نوحؑ اور اُن کی قوم کو بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا۔ (الشعراء: ۱۱۸ تا ۱۲۱)

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ○ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (الشعراء: ۱۱۸، ۱۱۹)

اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے پس تُو میرے اور اُن کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو (دشمن کے) شر سے بچا لے۔

۵۰- منکرین اور مکذّبین کے بارے میں دُعا

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے خلاف بالآخر اُس وقت بددُعا کی جب آپؑ پر وحی ہوئی کہ اب تیری قوم میں سے اور کوئی شخص ایمان نہیں لائے گا۔ (ہود: ۳۷) (تفسیر الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۲)

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ○ اِنَّکَ اِنْ تَذَرْھُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ○ (نوح: ۲۷، ۲۸)

اے میرے رب! زمین پر کوئی گھر کافروں کا باقی نہ رہے۔ اگر تُو اُن کو اسی طرح چھوڑ دیگا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور وہ فاجر کفر کرنے والے کے سوا کوئی بچّہ نہ جنیں گے۔

۵۱- اپنی، اپنے والدین اور مومنوں کی بخشش کی دُعا

حضرت نوحؑ نے منکرین و مکذّبین کے خلاف الٰہی فیصلہ طلب کر کے پھر مومنوں کے حق میں یہ دُعا کی :-

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ○

(نوح: ۲۹)

اے میرے ربّ! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ہر اُس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے اُس کو بخش دے اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بھی، اور یوں ہو کہ ظالم صرف تباہی میں ہی ترقی کریں (ان کو کامیابی نصیب نہ ہو)۔

۵۲- ہدایتِ بنی نوعِ انسان کی دُعا

تعمیرِ بیت اللہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں اُن میں بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے یہ عظیم الشان دُعا بھی کی جس کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مَیں اپنے باپ ابراہیم کی دُعا کا نتیجہ ہوں۔

(تفسیر قرطبی جزء ثانی صفحہ ۱۱۷)

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ: ۱۳۰)

اور اے ہمارے رب! (ہماری یہ التجا بھی ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔

۵۳۔ دشمن پر گرفت کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی دعا کی قبولیت کی اطلاع دی گئی اور انہیں ثابت قدمی اختیار کرنے اور جاہلوں کی پیروی نہ کرنے کی ہدایت دی گئی۔

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَّأَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ (یونس: ۸۹)

اے ہمارے ربّ! تُو نے فرعون (کو) اور اس کی قوم کے بڑے لوگوں کو (اس) ورلی زندگی میں زینت (کے سامان) اور اموال دے رکھے ہیں مگر اے ہمارے ربّ! نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ وہ تیرے رستہ سے (لوگوں کو) برگشتہ کر رہے ہیں۔ پس اے ہمارے رب! اِن کے مالوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں پر بھی سزا نازل کر جس کا یہ نتیجہ نکلے کہ جب تک وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں۔

۵۴۔ مفسد قوم کے مقابل پر دعائے نصرت

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب غیر اخلاقی حرکتوں سے باز رہنے کی تلقین کی تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر تو سچا ہے تو عذاب لے آ۔ اس پر حضرت لوطؑ نے یہ دعا کی:۔

رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۝ (العنکبوت: ۳۱)

اے میرے ربّ! مفسد قوم کے خلاف میری مدد کر۔

۵۵۔ بد اعمال قوم کے بد اثرات سے بچنے کی دعا

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو نصیحت کے جواب میں جب قوم نے یہ دھمکی دی کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تجھے ملک بدر کر دیا جائے گا۔ تو انہوں نے یہ دعا کی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ دعا قبول کی اور لوطؑ اور اس کے اہل کو (سوائے اس کی بیوی کے) نجات دی۔ اور اُن کی قوم کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔ (الشعراء: ۱۶۶ تا ۱۷۴)

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝ (الشعراء: ۱۷۰)

اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان کے اعمال سے نجات دے۔

۵۶۔ نافرمان قوم کے مقابل نشان طلب کرنے کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ارضِ مقدسہ پر فتح کی خبر دیکر اس میں داخل ہونے کا حکم دیا تو انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی جس کے نتیجہ میں چالیس سال کے لیئے یہ سرزمین قوم موسیٰ پر حرام کر دی گئی۔ (المائدہ: ۲۲ تا ۲۷)

رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ
بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ (المائدہ : ۲۶)

اے میرے ربّ! میں اپنی جان (کے سوا) اور اپنے بھائی کے سوا کسی (اور) پر ہرگز تصرّف نہیں رکھتا اس لیئے تو ہمارے درمیان اور باغی لوگوں کے درمیان امتیاز کردے۔

۵۷۔ حضرت موسیٰؑ کی دعائے شکرانہ اور ظالم قوم سے براءت کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نادانستہ ایک شخص قتل ہوگیا جس پر انہوں نے بخشش کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی اطلاع کردی جس پر حضرت موسیٰؑ نے یہ دعائے شکرانہ کی:۔

رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۝
(القصص : ۱۸)

اے میرے ربّ! چونکہ تو نے مجھ پر انعام کیا ہے میں بھی کبھی مجرموں میں سے کسی مجرم کی مدد نہیں کروں گا۔

۵۸۔ فیصلۂ برحق طلب کرنے کی دعا

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی جنگ درپیش ہوتی تو اس موقع پر بالخصوص یہ دعا کرتے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی
مَا تَصِفُوْنَ ۝ (الانبیاء : ۱۱۳)

اے میرے ربّ! تو حق کے مطابق فیصلہ کردے اور ہمارا ربّ تو رحمان ہے

اور (اے کافرو!) جو تم باتیں کرتے ہو اُن کے خلاف اُسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔

۵۹۔ رحمتِ باری کے حصول اور معاملہ میں آسانی کی دعا

اصحابِ کہف کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ چند نوجوان تھے جو توحید کی حفاظت کے لیئے غاروں میں روپوش ہوگئے اور وہاں یہ دعائیں کرتے رہے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝
(الکہف : ۱۱)

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے حضور سے (خاص) رحمت عطا کر اور ہمارے لیئے ہمارے (اس) معاملہ میں رُشد و ہدایت کا سامان مہیا کر۔

۶۰۔ صالح اولاد کے لیئے دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشن کے جاری رہنے کے لیئے صالح اولاد کی یہ دعا کی جس کے نتیجہ میں ان کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت ملی۔ (الصّافات: ۱۰۱، ۱۰۲)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (الصّافات : ۱۰۱)

اے میرے ربّ! مجھے نیکوکار اولاد بخش۔

۶۱۔ فرمانبردار اور عبادت گزار اولاد کی دعا

یہ دعا بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیرِ بیت اللہ کے وقت کی جب آپ حضرت اسمٰعیلؑ کے ساتھ بیت اللہ کی تعمیر نو کر رہے تھے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً
مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (البقرہ : ۱۲۹)

اے ہمارے ربّ! اور (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) کہ ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرماں بردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسبِ حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجّہ فرما۔ یقیناً تُو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجّہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۶۲۔ اپنے اور اولاد کے قیامِ عبادت اور والدین نیز عام مومنوں کی مغفرت کی دُعا

حضرت ابن جریج کہا کرتے تھے کہ ابراہیمی اُمّت ہمیشہ عبادت پر قائم رہی علّامہ شعبی کہتے تھے کہ حضرت نوح اور ابراہیم علیہم السلام نے عام مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش کی جو دعا کی ہے اس سے جتنی خوشی مجھے ہوتی ہے وہ دُنیا جہان کے مال و دولت ملنے سے بھی نہ ہوتی۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۴ ص ۴۶)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراہیم : ۴۱، ۴۲)

(اے) میرے ربّ! مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا۔ (اے ہمارے ربّ! (ہم پر فضل کر) اور میری دُعا قبول فرما۔ اے میرے ربّ! جس دن حساب ہونے لگے اُس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دے۔

۶۳۔ قوّتِ فیصلہ، صالحیّت، نیک شہرت اور جنّت کی دُعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ انسان وضو کرکے اللہ کے نام سے ابراہیم علیہ السلام کی یہ دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنّت کا کھانا پینا عطا کرتا ہے، اُس کی بیماری کو گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے اور اُسے سعادتمندوں والی زندگی اور شہداء والی موت نصیب ہوتی ہے۔ گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں بخشے جاتے ہیں۔ اُسے قوّتِ فیصلہ اور صالحیّت عطا ہوتی ہے اور دنیا میں اُس کا ذکر باقی رکھا جاتا ہے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۴ ص ۸۹)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ○ (الشعراء: ۸۴ تا ۸۶)

اے میرے ربّ! مجھے صحیح تعلیم عطا کر اور نیکوں میں شامل کر۔ اور بعد میں آنے والے لوگوں میں ہمیشہ قائم رہنے والی تعریف مجھے بخش۔ اور مجھے نعمتوں والی جنّت کے وارثوں میں سے بنا۔

۶۴۔ غیر معمولی حکومت وطاقت کی دُعا

حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دُعا قبول ہوئی اور بڑے بڑے سرکش لوگ اُن کے مطیع ہو گئے۔

حضرت سلمۃؓ بن الاکوع کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی دُعا کرتے

تو اُس میں اللہ تعالیٰ کی صفت وَھَّاب کا بطورِ خاص ذکر فرماتے ۔ مثلاً یہ کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَھَّاب ۔ پاک ہے میرا ربّ جو عطا کرنے والا ہے ۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۴ صفحہ ۲۱۳) جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کی اِس دُعا میں ذکر ہے ۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ○ (صٓ : ۳۶)

اے میرے رب! میرے عیبوں کو ڈھانک دے اور مجھ کو ایسی بادشاہت عطا کر جو میری بعد میں آنے والی اولاد کو ورثہ میں نہ ملے یقیناً تو بڑا بخشنہار ہے ۔

۶۵۔ شکرِ نعمت، اعمالِ صالحہ اور اصلاحِ اولاد کی دُعا

روایات میں ذکر ہے اِس دُعا کے مانگنے والے اوّل حضرت ابوبکرؓ تھے جن کی یہ دُعائیں قبول ہوئی کہ اُن کے والدین، بھائی اور ساری اولاد نے اسلام قبول کر لیا ۔
(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۵ صفحہ ۴۱)

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

(الاحقاف : ۱۶)

اے میرے ربّ! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے ۔ (اور اس بات کی بھی توفیق دے) کہ مَیں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تُو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر ۔ مَیں تیری طرف جھکتا ہوں اور مَیں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں ۔

۶۶۔ شکرِ نعمت اور صالحیّت کی دوسری دُعا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر جب وادیٔ نملہ کے پاس سے گزرا اور وہ قوم اُن کی ہیبت سے اپنے گھروں میں داخل ہوگئی یہ واقعہ دیکھ کر حضرت سلیمانؑ نے بے اختیار یہ دعا کی ۔ (النمل : ۱۹، ۲۰)

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ○ (النمل : ۲۰)

اے میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے شکریہ ادا کر سکوں اور ایسا مناسب عمل کروں جسے تُو پسند فرمالے ۔ اور (اے خدا) اپنے رحم کے ساتھ تُو مجھے اپنے بزرگ بندوں میں داخل کر ۔

۶۷۔ پاکیزہ اولاد کے حصول کی دُعا

حضرت زکریاؑ نے حضرت مریم کے پاس (جو اُن کی کفالت میں تھیں) بے موسم کے پھل دیکھ کر پوچھا کہ یہ کہاں سے آئے ؟ اُنہوں نے بے ساختہ کہا اللہ کی طرف سے ۔ اس پر حضرت زکریاؑ میں دُعا کا سخت جوش پیدا ہُوا اور یہ دُعا کی جس کی قبولیت کی بشارت دعا کے دَوران ہی محراب میں کھڑے ہوئے آپ کو مل گئی اور حضرت یحییٰؑ آپ کو عطا ہوئے ۔ (آلِ عمران : ۴۰، ۳۸)

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ○ (آلِ عمران : ۳۹)

اے میرے ربّ! تُو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش ۔ تُو یقیناً

دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔

۶۸۔ آخری عمر میں حصولِ اولاد کی دعا

حضرت زکریاؑ نے آخری عمر میں حصولِ اولاد کے لیئے دعا کا جو خوبصورت انداز اختیار کیا وہ بجائے خود لائقِ قبول ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ (مریم: ۳ تا ۵)

اے میرے رب! میری تو یہ حالت ہے کہ میری ہڈیاں تمام کمزور ہو گئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اُٹھا ہے۔ اور میرے رب! میں کبھی تجھ سے دعائیں مانگنے کی وجہ سے ناکام (و نامراد) نہیں رہا۔ اور میں یقیناً اپنے رشتہ داروں سے اپنے (مرنے کے) بعد (کے سلوک سے) ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ پس تو مجھے اپنے پاس سے ایک دوست یعنی بیٹا عطا فرما جو میرا بھی وارث ہو اور آلِ یعقوب سے (جو دین و تقویٰ ہم کو ورثہ میں ملا ہے) اس کا بھی وارث ہو اور اے میرے رب! اس کو اپنا پسندیدہ وجود بنائیو۔

۶۹۔ تنہائی سے نجات اور اولاد سے بہتر وارث پیدا ہونیکی دعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دعا کی تو ہم نے اسے قبول کیا اور اُس کی بیوی کو تندرست کر کے اس سے اولاد یحییٰ علیہ السلام عطا کیئے۔ (الانبیاء: ۹۰، ۹۱)

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ (الانبیاء: ۹۰)

اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو وارث ہونے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۷۰۔ نیک بیوی اور اولاد کے حصول اور ان کیلئے اچھا نمونہ بننے کی دعا

عبادُ الرحمٰن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے قرآن شریف میں ذکر ہے کہ وہ یہ دعائیں کرتے ہیں:۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ (الفرقان: ۷۵)

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا پیشرو بنا۔

۷۱۔ والدین کے احسانات کو یاد کر کے رحم کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ اور آپ کی اُمت کے لیئے والدین کے حق میں یہ دعا سکھائی گئی۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا والدین کا احسان اُتار نہیں سکتا یہاں تک کہ والد کو غلامی سے آزاد کرائے۔ (تفسیر قرطبی جلد ۱۰ ص ۲۴۴)

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل: ۲۵)

اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیوں کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

۷۲۔ کشتی پر سوار ہونے کی دُعا

طوفانِ نوحؑ کے وقت حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر سوار ہوتے ہوئے یہ دُعا بھی الٰہی حکم کے تحت پڑھی اور آپ کی کشتی جُودی پہاڑ کی چوٹی پر لنگر انداز ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ دعا میری اُمّت کے لیئے غرق ہونے سے امان کا موجب ہے۔ (تفسیر قرطبی جزء ۹ صـ۴۷)

بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

(هُود : ۴۲)

اس کشتی کا چلنا اور اس کا ٹھہرایا جانا اللہ کے نام کی برکت سے ہی ہوگا۔ میرا ربّ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۷۳۔ کشتی پر سوار ہونے کی دوسری دُعا

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ جب کشتی میں سوار ہو جائیں تو پہلے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ نَجّٰٮنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ پڑھیں کہ تمام تعریف اُس ذات کے لیئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔ اور پھر یہ دُعا پڑھیں۔ حضرت علیؓ مسجد میں داخل ہوتے وقت بھی یہی دُعائیہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ (تفسیر قرطبی جزء ۱۲ صـ۱۱۲)

رَبِّ اَنۡزِلۡنِىۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ۝ (المؤمنون : ۳۰)

اے میرے رب! تُو مجھے ایسی حالت میں اُتار کہ مجھ پر کثرت سے برکتیں نازل ہو رہی ہوں اور تمام اُتارنے والوں سے بہتر تیرا وجود ہے۔

۷۴۔ سواری پر سوار ہونے کی دُعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
(مُسند ابوداؤد الطیالسی)

سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ۝ (الزخرف : ۱۴، ۱۵)

پاک ہے وہ خدا جس نے ہم کو ان پر قبضہ بخشا ہے حالانکہ ہم اپنے زور سے ان کو اپنے تابع فرمان نہیں بنا سکتے تھے۔

۷۵۔ خدا تعالیٰ کی قدرتِ مطلق پر ایمان کا اظہار اور اُس کے وعدوں پر ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ یہ قرآنی آیت پڑھنے سے گمشدہ یا ضائع شدہ چیز واپس مل جاتی ہے۔ (الدر المنثور للسیوطی جلد ۲ صـ۹)

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ۝ (آل عمران : ۹)

اے ہمارے ربّ! تُو یقیناً سب لوگوں کو اُس دن جس (کی آمد) میں کوئی شک (وشبہ) نہیں جمع کرے گا۔ اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۷۶۔ آغاز و انجام نیک ہونے اور خاص نصرتِ الٰہی کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہجرتِ مدینہ کے زمانہ کے قریب یہ دُعائیہ آیت اُتری۔ (بخاری و مسلم) ہر کام کے نیک آغاز اور انجام کے لئے یہ

دُعا مجرّب ہے :-

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○

(بنی اسرائیل : ۸۱)

اے میرے ربّ! مجھے نیک طور پر (دوبارہ مکّہ میں) داخل کر اور ذکرِ نیک چھوڑنے والے طریق پر (مکّہ سے) نکال اور اپنے پاس سے میرا کوئی (مضبوط) مددگار (اور) گواہ مقرر کر۔

۷۷۔ اعمال کی قدردانی کے متعلق دُعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی نماز کے بعد یا مجلس سے اُٹھتے ہوئے یہ آیات پڑھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے اعمال کا وزن کرتے وقت کھُلا اور وافر وزن عطا کرے گا۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۴ صفحہ ۲۹۵)

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

(الصّٰفّٰت : ۱۸۱ تا ۱۸۳)

تیرا ربّ جو تمام عزّتوں کا مالک ہے اُن کی بیان کردہ باتوں سے پاک ہے اور رسولوں پر ہمیشہ سلامتی ہو اور سب تعریف اللہ کی ہے جو سب جہانوں کا ربّ ہے۔

۷۸۔ برگزیدہ بندگانِ خدا پر سلامتی کی دُعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے برگزیدہ بندوں پر سلامتی کی دُعا سکھائی گئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (النمل : ۶۰)

ہر تعریف کا اللہ مستحق ہے اور اُس کے وہ بندے جن کو اُس نے چُن لیا اُن پر ہمیشہ سلامتی ہو۔

۷۹۔ دربارِ الٰہی میں رجوع اور کامل ایمان کے اظہار کی دُعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الٰہی تجلّی کی تاب نہ لا کر بے ہوشی سے افاقہ کے بعد یہ دُعا کی :-

سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (الاعراف : ۱۴۴)

اے ربّ! تُو ہر عیب سے پاک ہے۔ مَیں تیری طرف جُھکتا ہوں۔ اور مَیں (اِس زمانہ میں) سب ایمان لانے والوں سے اوّل درجہ پر ہوں۔

۸۰۔ خدا تعالیٰ کی کفایت کی دُعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے بھی یہی دُعا کی تھی۔ (بخاری کتاب التفسیر)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ○ (آل عمران : ۱۷۴)

ہمارے لیئے اللہ (کی ذات) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

۸۱۔ دربارِ خداوندی سے فیصلہ طلبی

سعید بن حسنہ اس دُعا کے بارہ میں فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک ایسی آیت کا علم ہے جسے پڑھنے والا خدا سے جو مانگے اُسے دیا جاتا ہے۔ رسول کریمؐ تہجد کا آغاز اس دُعا سے کرتے اور اس سے پہلے اللّٰھم ربّ جبریل و میکائیل و اسرافیل بھی کہتے۔ (تفسیر القرطبی جز ۱۵ صفحہ ۲۶۵)

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(الزمر: ۴۷)

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور ظاہر کا علم رکھنے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان تمام چیزوں کا فیصلہ کرنے والا ہے جن میں اختلاف کرتے ہیں۔

۸۲۔ قوم کی تکذیب پر نصرتِ الٰہی کی دعا

حضرت نوحؑ کی اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کشتی کے ذریعہ طوفان سے نجات عطا کی۔ (المؤمنون: ۲۸، ۲۹)

رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ (المؤمنون: ۲۷)

اے میرے ربّ! میری مدد کر کیونکہ یہ لوگ مجھے جھٹلاتے ہیں۔

۸۳۔ کلامِ الٰہی سن کر ربّانی وعدوں پر ایمان کا اظہار

اہلِ علم مومنوں کو جب کلامِ الٰہی پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ بارگاہِ الوہیت میں سجدہ ریز ہو کر یہ دعا کرتے ہیں۔ (بنی اسرائیل: ۱۰۸، ۱۰۹)

سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۝

(بنی اسرائیل: ۱۰۹)

ہمارا ربّ (ہر عیب سے) پاک ہے اور ہمارے ربّ کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

۸۴۔ تلافیٔ کوتاہی کے لیے صبح و شام پڑھنے کی دعا

حضرت عبداللہؓ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

جو شخص صبح و شام یہ آیات پڑھے تو اُس دن کی کوتاہی کی پیشگی تلافی کر لیتا ہے اور شام کو یہ دعا پڑھے تو رات کی کوتاہیوں کی تلافی ہو جاتی ہے:۔ (ابوداؤد)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ (الروم: ۱۸ تا ۲۰)

ترجمہ:۔ پس اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کے وقت میں داخل ہو یا صبح کے وقت میں داخل ہو۔ اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی تعریف ہے اور بعد دوپہر بھی اُس کی تسبیح کرو اور اسی طرح (میں) دوپہر کے وقت بھی۔ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔

۸۵۔ ہمّ و غم دُور کرنے کیلئے صبح و شام پڑھنے کی دعا

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص صبح یا شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے بارہ میں اس کے سب ہمّ و غم دُور کر دیتا ہے۔ (التوبہ: ۱۲۹)

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ:۔ اللہ میرے لیے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اُسی پر توکّل کرتا ہوں اور وہ عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔

الٰہی پناہ میں آنے اور ہر قسم کے شر سے بچنے کی دعائیں

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن

کی آخری تین سورتیں رات کو سوتے وقت پڑھ کر سویا کرو۔ ان جیسی کوئی چیز نہیں جس
سے پناہ مانگی جائے۔ (نسائی)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی بیمار ہوتے
تو آخری دو سورتیں پڑھ کر ہاتھوں میں پھونک کر جسم پر مل لیتے۔ جب آخری بیماری شدید
ہوئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر آپؐ کے بدن پر مل دیتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۸۶۔ سُورۃ الاخلاص :۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ہ لَمۡ یَلِدۡ ہ وَ لَمۡ
یُوۡلَدۡ ہ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہ

تو کہہ کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں
(اور وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اُس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ اور (اسکی
صفات میں) اُس کا کوئی شریکِ کار نہیں۔

۸۷۔ سُورۃ الفلق :۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ہ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ وَ مِنۡ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ہ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ہ
وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ہ

تو کہہ کہ میں مخلوقات کے ربّ سے (اسکی) پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسکی ہر مخلوق
کی (ظاہری و باطنی) بُرائی سے بچنے کے لیئے۔ اور اندھیرا کرنے والے کی ہر شرارت سے
(بچنے کے لیئے) جب وہ اندھیرا کر دیتا ہے۔ اور تمام ایسے نفوس کی شرارت سے (بچنے

ہیں۔ اور ہر حاسد کی شرارت سے (بھی) جب وہ حسد پر تُل جاتا ہے۔

۸۸۔ سُورۃ النّاس :۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہ مَلِکِ النَّاسِ ہ اِلٰہِ النَّاسِ ہ
مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ہ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ
صُدُوۡرِ النَّاسِ ہ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ہ

تو کہہ کہ میں تمام انسانوں کے ربّ سے (اسکی) پناہ طلب کرتا ہوں۔ (وہ
ربّ) جو تمام انسانوں کا بادشاہ (بھی) ہے۔ اور تمام انسانوں کا معبود (بھی) ہے۔
(میں اُس کی پناہ طلب کرتا ہوں) ہر وسوسہ ڈالنے والے کی شرارت سے۔ جو (ہر قسم
کے وسوسے ڈال کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (اور) جو انسانوں کے دلوں میں شبہات
پیدا کر دیتا ہے۔ خواہ وہ (فتنہ پرداز) مخفی رہنے والی ہستیوں میں سے ہو۔ خواہ عام
انسانوں میں سے ہو۔

۸۹۔ عبادات اور دُعاؤں کی قبولیّت کی ایک خوبصورت دُعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت دُعاؤں کے آخر میں
قبولیّت کے لیئے یہ دُعا کی :۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ہ

(البقرہ: ۱۲۸)

اے ہمارے ربّ! ہماری (قربانیاں اور دُعائیں) قبول فرما۔ تُو بہت
سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

انڈکس ادعیۃ القرآن بترتیب حروف تہجی

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج	۱۲	عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا	۲۴
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا	۱۳	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ	۴۹
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا	۲۴	حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۔	
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ	۲۷	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ	۵۰
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً	۲۳	لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ	۱۷
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا	۴۳	لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا	۱۹
رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ	۳۵	وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا.....	
رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا	۳۹	رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا	۳۱
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ	۴۱	وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	۱۰
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ	۲۷	حَسَنَةً ۔	